Gift
Not For Sale

Teach Me Islam Program Series

اسلام کی پہچان اور خوبیاں

تالیف:

علامہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

ترجمہ:

محمد مصطفیٰ راسخ

Urdu

Printed on account of
Saleh Abdulaziz Al Rajhi Endowment Management
(May God bestow mercy on him, his offspring and all Moslems)
www.rajhiawqaf.org

اسلام کی پہچان اور خوبیاں

سماحۃ الشیخ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

ترجمہ:

محمد مصطفی راسخ

مکتب دعوہ وتوعیہ جالیات صفراء بریدہ

پوسٹ بکس: ۸۷۷ فون: ۰۶۳۸۳۰۰۷۲ فیکس: ۰۶۳۸۲۱۶۲۰

مملکت سعودی عرب

E-mail:jaliatsafra@yahoo.com

التعريف بالإسلام ومحاسنه

ترجمه إلى الأوردية: محمد مصطفى راسخ

الطبعة الأولى: ١٤٢٩هـ

ح **مكتب الدعوة والإرشاد بالصفراء ببريدة ، ١٤٢٩ هـ**

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

مكتب الدعوة والإرشاد بالصفراء ببريدة

التعريف بالإسلام ومحاسنه ، أردو / مكتب الدعوة والإرشاد بالصفراء ببريدة - بريدة ، ١٤٢٩هـ

٣٦ ص ؛ ١٢ × ١٧ سم

ردمك : ٩٧٨-٦٠٣-٨٠٢٧-٠٣-٥

١- الإسلام - مبادىء عامة　　أ- العنوان

ديوي ٢١٠　　١٤٢٩/٣٧٨٢

رقم الايداع: ١٤٢٩/٣٧٨٢

ردمك: ٩٧٨-٦٠٣-٨٠٢٧-٠٣-٥

تشرف بطباعة هذا الكتاب

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالصفراء ببريدة

وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

ص.ب ٨٧٧ الرمز البريدي ٥١٤٢١

القصيم بريدة - هاتف ٠٦ ٣٨٣٠٠٧٢ - فاكس ٠٦ ٣٨٢١٦٢٠

للمشاركة في أعمال الدعوة

حساب الزكاة ١٩٢٦٠٨٠١٠٠٠٢٢٢٦ مصرف الراجحي

حساب المكتب ١٦٢٦٠٨٠١٠٠٦٠٠٠٦ مصرف الراجحي

الصف والإخراج: المكتب التعاوني للدعوة والارشاد وتوعية الجاليات بالصفراء ببريدة

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على نبينا محمد ﷺ، وعلى آله وصحبه ومن دعا بدعوته الى يوم الدين. أما بعد:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ﴾ (المائدة: ٣)

”آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔“

اور دوسری جگہ فرمایا:

﴿ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ﴾ (آل عمران: ١٩)

”بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔“

تیسری جگہ فرمایا:

﴿ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾ (آل عمران: ٨٥)

”جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ

آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔''

اسلام کی تعریف:

اسلام کہتے ہیں فرمانبرداری کو، یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کی مکمل تابعداری کرنا اور اس کی اطاعت کو بحسن وخوبی بجالانا، شرک اور مشرکین سے براءت کا اظہار کرنا۔

اسلام سے پہلے کے حالات:

اسلام کے ظہور سے پہلے اہل عرب شرکیہ عقائد میں ڈوبے ہوئے تھے۔

((عن أبی رجاء العطاردی قال: کنا نعبد الحجر فاذا وجدنا حجرا هو خير منه ألقيناه وأخذنا الآخر فاذا لم نجد حجرا جمعنا حثوة من تراب ثم جئنا بالشاة فحلبنا عليه ثم طفنا به))(روی البخاری)

'' ابورجاء العطاردی ؓ سے روایت ہے کہ ہم پتھروں کی پوجا کیا کرتے تھے، جب ہمیں کوئی خوبصورت پتھر مل جاتا جو پہلے پتھر سے زیادہ اچھا ہوتا تو ہم پہلا پتھر پھینک دیتے اور دوسرے پتھر کی پوجا شروع کر دیتے، اور اگر پتھر نہ ملتا تو ایک چلو مٹی لیتے اور اس پر بکری کا دودھ دوہتے اور اس کا طواف کرنا شروع کر دیتے۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی بہت ساری آیات میں اسلام سے پہلے کے عام لوگوں کا حال بیان کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى

اللّٰهِ زُلْفٰى ﴾(الزمر:۳)

''اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کر دیں۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ أَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ... ﴾

(یونس:۱۸)

''اور یہ لوگ اللہ (واحد) کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں، اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔''

تیسری جگہ فرمایا: ﴿ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ أَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ☆ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ أَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ....الی قولہ....اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴾(الأعراف:۲۷،۳۰)

"ہم نے شیطانوں کو ان ہی لوگوں کا رفیق بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ اور وہ لوگ جب کوئی فحش کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے اور اللہ نے بھی ہم کو یہی بتایا ہے۔ آپ کہہ دیجئیے کہ اللہ تعالیٰ فحش بات کی تعلیم نہیں دیتا، کیا اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کی تم سند نہیں رکھتے۔؟ آپ کہہ دیجئیے کہ میرے رب نے حکم دیا ہے انصاف کا اور یہ کہ تم ہر سجدہ کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طور پر کرو کہ اس عبادت کو خالص اللہ ہی کے واسطے رکھو۔ تم کو اللہ نے جس طرح شروع میں پیدا کیا تھا اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہو گے۔ بعض لوگوں کو اللہ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو چکی ہے۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو رفیق بنا لیا اور گمان رکھتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں۔"

چوتھی جگہ فرمایا:

﴿ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَائِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴾

(الأنعام:۱۳۶)

"اور اللہ تعالیٰ نے جو کھیتی اور مواشی پیدا کئے ہیں ان لوگوں نے ان

میں سے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کیا اور بزعم خود کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کا ہے اور یہ ہمارے معبودوں کا ہے، پھر جو چیز ان کے معبودوں کی ہوتی ہے وہ تو اللہ کی طرف نہیں پہنچتی اور جو چیز اللہ کی ہوتی ہے وہ ان کے معبودوں کی طرف پہنچ جاتی ہے، کیا برا فیصلہ وہ کرتے ہیں۔" اس معنیٰ کی بہت ساری آیتیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔

اسی طرح اُحادیث صحیحہ، سیرت نبویہ اور تاریخ کی کتب میں اسلام سے پہلے لوگوں کے حالات موجود ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے لوگوں میں مختلف قسم کا شرک پھیل چکا تھا۔ کوئی بتوں کی پوجا کر رہا ہے تو کوئی قبروں کی پرستش کر رہا ہے۔ کوئی سورج، چاند اور ستاروں کی عبادت کر رہا ہے تو کوئی درختوں کو معبود بنایا ہوا ہے۔ الغرض ہر شخص نے اپنا اپنا رب بنا رکھا تھا۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے "تمام معبودان باطلہ کو چھوڑ کر ایک اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کرنے کی" دعوت دی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴾ (الأعراف:۱۵۸)

"آپ کہہ دیجئیے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں،

جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے سو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی امی پر جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی اتباع کرو تاکہ تم راہ پر آجاؤ۔"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ كِتَابٌ أَنْزَلْنٰهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴾ (ابراھیم: ۱)

"یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں، ان کے پروردگار کے حکم سے، زبردست اور تعریفوں والے اللہ کی طرف۔"

تیسری جگہ فرمایا:

﴿ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ☆ وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴾ (الأحزاب: ۴۵، ۴۶)

"اے نبی! یقیناً ہم نے ہی آپ کو (رسول بنا کر) گواہیاں دینے والا، خوشخبریاں سنانے والا، آگاہ کرنے والا بھیجا ہے۔ اور اللہ کے حکم کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔"

چوتھی جگہ فرمایا:

﴿ وَمَآ أُمِرُوْٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ ﴾ (البینة: ۵)

"انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں ابراہیم حنیف کے دین پر۔"

پانچویں جگہ فرمایا:

﴿ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ (البقرة: ۲۱)

"اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا یہی تمہارا بچاؤ ہے۔"

چھٹی جگہ فرمایا:

﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْٓا إِلَّآ إِيَّاهُ ﴾ [الاسراء: ۲۳]

"اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا۔"

اور اس معنیٰ کی بہت ساری آیتیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔

اسی طرح قرآن مجید کی بہت ساری آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کیا ہے کہ مشرکین اپنے شرک اور کفر کے باوجود یہ اعتراف کرتے تھے کہ ان کا خالق اور رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ غیر اللہ کی عبادت صرف اس لئے کرتے تھے کہ وہ ان کو اللہ

کے قریب کرنے کا ایک وسیلہ ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ... ﴾

(یونس:۱۸)

''اور یہ لوگ اللہ (واحد) کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں، اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ.........فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴾ (یونس:۳۱)

''آپ کہہ دیجئے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟

ضرور وہ یہی کہیں گے کہ ''اللہ'' تو ان سے کہیئے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے۔''

تیسری جگہ فرمایا:

﴿ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴾

(الزخرف:۸۷)

''اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے پھر یہ کہاں الٹے جاتے ہیں۔''

اور اس معنیٰ کی بہت ساری آیات قرآن مجید میں موجود ہیں۔

عالمگیر شریعت

دین اسلام کے ساتھ آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت صرف عرب کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے تمام لوگوں کے لئے ہے۔ اور آپ ﷺ کی بعثت ایک ایسے وقت میں ہوئی کہ جب انسانیت بھی ایک ہادی و رہنما کی شدت سے محتاج تھی جو ان کو اندھیروں سے نکال کر اجالے میں لے آئے۔

ارکان اسلام

اور یہ عظیم الشان دینِ اسلام پانچ ارکان پر قائم ہے۔جیسا کہ صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((بنی الاسلام علیٰ خمس :شہادۃ ان لآ الٰہ الا اللّٰہ و انّ محمّدا رسول اللّٰہ ، و اقام الصّلوۃ ، و ایتاء الزّکوٰۃ ، و حجّ البیت ، و صوم رمضان))

'' اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ،نماز قائم کرنا ،زکوٰۃ ادا کرنا ،بیت اللہ کا حج کرنا ،اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔''

پہلا رکن: شہادتین کا اقرار

کلمہ شہادتین کو زبان سے پڑھ لینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے مدلول کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا بھی واجب ہے۔یعنی اپنی تمام عبادات کو خالصتا ایک اللہ تعالیٰ کے لئے کرنا ،اور یہ ایمان رکھنا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی اس کے لائق ہے ،اس کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا باطل ہے۔اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرنا اور ان کی تعظیم بجا لانا ،اور نبی کریم ﷺ کی اتباع کرنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ﴾ (آل عمران: ۳۱)

'' کہہ دیجئے !اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾

(الحشر: ۷)

''تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو، اور جس سے روکے رک جاؤ۔''

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ثلاث من کن فیہ وجدبھن حلاوۃ الایمان أن یکون اللّٰہ و رسولہ أحب الیہ مما سواھما))[متفق علیہ]

''جس شخص کے اندر تین خصلتیں پائی جائیں گویا کہ اس نے ایمان کی مٹھاس کو پا لیا۔جن میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ سب سے بڑھ کر محبت کرتا ہو''

دوسری جگہ فرمایا:

((لا یؤمن أحدکم حتی أکون أحب الیہ من والدہ و ولدہ و الناس

أجمعين))[بخاری ،مسلم]

''کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میرے ساتھ اپنی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے بڑھ کر نہ محبت کرے۔''

دوسرا رکن: نماز قائم کرنا

شہادتین کے بعد نماز سب سے اہم ترین رکن ہے اور دین کا ستون ہے۔ قیامت والے دن سب سے پہلے نماز کا ہی حساب ہوگا، اگر نماز کا حساب درست ہوگیا تو آدمی کامیاب وکامران ہے اور اگر نماز کا حساب خراب ہوگیا تو خسارہ ہی خسارہ ہے۔ نماز ایک ایسی عبادت ہے جس کی ادائیگی کا وقت محدود ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ﴾

(النساء:۱۰۳)

''یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾

(البقرة:۲۳۸)

''نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کے لئے

با ادب کھڑے رہا کرو۔''

اور نماز میں کوتاہی وسستی کرنے والوں یا وقت سے لیٹ کر کے پڑھنے والوں کے لئے سخت وعید فرمائی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴾(مريم :۵۹)

'' پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کی پیچھے پڑ گئے، سو ان کا نقصان ان کے آگے آئے گا۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ☆الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴾

(الماعون:۴،۵)

''ان نمازیوں کے لئے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔''

اور نماز ہی اسلام اور کفر وشرک کے درمیان امتیاز کرنے والی علامت ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((عن جابر ؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ يقول :بين الرجل وبين الكفر و الشرك ترك الصلاة))[مسلم]

''حضرت جابر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: مومن بندے اور کافر و مشرک کے درمیان حدِ فاصل نماز کا چھوڑنا ہے۔''

دوسری جگہ فرمایا:

((عن بريدة ؓ قال قال رسول الله ﷺ العهد الذى بيننا و بينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر))[مسند احمد]

''حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور ان کے درمیان نماز کا عہد ہے، جس نے نماز کو چھوڑا پس اس نے کفر کیا۔''

مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے، اور اس کا ثواب بھی زیادہ ہے۔

حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((الصلاة جماعة أفضل من صلاة الفذ بسبع وعشرين درجة))

[متفق عليه]

''باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ افضل ہے۔''

اور ایک متفق علیہ حدیث میں ہے کہ: ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کے گھروں کو آگ لگانے کا فیصلہ کر لیا، مگر عورتوں اور بچوں کی وجہ سے آگ نہ لگائی۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((من سمع النداء فلم يأت فلا صلاة له الا من عذر))[ابن ماجه

،دار قطني ، ابن حبان،حاكم باسناد صحيح]

''جس آدمی نے اذان سنی اور نماز پڑھنے نہ آیا، تو بعد میں سوائے عذر کے اس کی کوئی نماز نہیں ہے۔''

مذکورہ آیات اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں نماز باجماعت کی کتنی زیادہ اہمیت ہے۔ نماز کی تکمیل اور اللہ کے ہاں قبولیت کے لئے خشوع وخضوع اور اطمینان شرط ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ☆ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴾

(المؤمنون: ۱، ۲)

''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی۔ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔''

اور نبی کریم ﷺ نے اطمینان سے نماز نہ پڑھنے والے کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

نماز اخوت، مساوات، وحدت اور تنظیم کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ اور نماز میں ہی مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے'' اور نبی کریم ﷺ کو جب بھی کوئی پریشانی ہوتی تو نماز کی طرف جلدی کرتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ﴾ (البقرة: ۱۵۳)

''صبر اور نماز کے ساتھ مدد چاہو۔''

نبی کریم ﷺ حضرت بلال ؓ کو فرمایا کرتے تھے:

((یا بلال أرحنا بها))

''اے بلال! ہمیں نماز کے ساتھ راحت پہنچایئے۔''

کیونکہ مسلمان جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے خالق سے مناجات کرتا ہے، پس اس کا دل اطمینان اور نفس سکون محسوس کرتا ہے۔ اس کے اعضاء عاجزی وانکساری کرتے ہیں، اور اس کی آنکھیں اپنے رب سے مناجات کے ذریعہ ٹھنڈک حاصل کرتی ہیں۔

تیسرا رکن: زکوٰۃ ادا کرنا

زکوٰۃ ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بلند و بالا اجتماعی فریضہ ہے۔ جس سے ایک مومن آدمی اسلام کے اعلیٰ اہداف کو محسوس کر سکتا ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان عطف وکرم، محبت، خیر خواہی اور باہمی تعاون کا جذبہ قائم ہو۔ کسی شخص کی طرف سے زکوٰۃ ادا کرنا اس کا ذاتی احسان یا فضل وکرم نہیں، بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ یہ حق ادا کرے۔ کیونکہ حقیقت میں اس کے پاس اللہ ہی کا دیا ہوا مال ہے جس میں سے وہ اللہ کے لئے خرچ کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْ اٰتٰىكُمْ ﴾ (النور: ۳۳)

''اور اللہ نے جو مال تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے انہیں بھی دو۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴾ (الحدید: ۷)

''اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں (دوسروں کا) جانشین بنایا ہے۔ پس تم میں سے جو ایمان لائیں اور خیرات کریں انہیں بہت بڑا ثواب ملے گا۔''

زکوٰۃ کی اہمیت کے پیش نظر بہت ساری آیات قرآنی میں اس کو نماز کے ساتھ ملا کر بیان کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے مانعین زکوٰۃ کے خلاف قتال کیا اور کہا:

((واللّٰه لأقاتلن من فرق بين الصلاة والزكوٰة))

''اللہ کی قسم! جس شخص نے بھی نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کیا میں اس سے ضرور قتال کروں گا۔'' اور صحابہ کرام نے بھی اس مسئلہ پر ان کی اتباع کی۔

انفاق فی سبیل اللہ میں بخل کرنے والے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سخت وعید فرمائی:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴾ (التوبة: ٣٤)

"اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیے۔"

ہر مسلمان پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے جب اس کا مال نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر ایک سال گزر جائے۔ کھیتی باڑی کے علاوہ، کیونکہ کھیتی باڑی میں کٹائی کے وقت ہی زکوۃ ہے خواہ اس پر سال نہ بھی گزرے۔ اور زکوۃ کے مصارف بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ﴾ (التوبة: ٦٠)

"صدقے صرف فقیروں کے لئے ہیں اور مسکینوں کے لئے اور ان کے وصول کرنے والوں کے لئے اور ان کے لئے جن کے دل پرچائے جاتے ہوں، اور گردن چھڑانے میں، اور قرض داروں کے لئے، اور اللہ کی راہ میں، اور راہرو مسافروں کے لئے، فرض ہے اللہ کی طرف سے، اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔"

چوتھا رکن: روزہ

رمضان المبارک کے روزے رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ (البقرة: ١٨٣)

"اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر صوم فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم تقوی اختیار کرو۔"

روزہ دار انسان ایک مدت کے لئے اپنے آپ کو مباح لذتوں اور خواہشات سے دور رکھ کر مشق اور ٹریننگ کرتا ہے، اور اپنے مسلمان بھائیوں کی بھوک کو محسوس کرتا ہے جو بغیر کچھ کھائے پئے کئی کئی دن گزار دیتے ہیں۔ جیسا کہ آج کل افریقی ممالک میں قحط سالی کا دور دورہ ہے۔ روزہ رکھنے میں روحانی فوائد کے علاوہ بہت سارے طبی فوائد بھی ہیں۔

رمضان المبارک تمام مہینوں سے افضل مہینہ ہے، اسی مہینہ میں اللہ تعالی نے قرآن مجید کو نازل فرمایا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ﴾ (البقرة: ١٨٥)

"ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں۔"

اور اس مہینے میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ☆ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ☆ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴾ (القدر: ۱،۲،۳)

"یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا۔ اور تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔"

روزہ دار کے گزشتہ تمام گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے، بشرطیکہ اس نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے روزہ رکھا ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من صام رمضان ايمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه، و من قام رمضان ايمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه، و من قام ليلة القدر ايمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه)) [متفق عليه]

"جس شخص نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے روزہ رکھا اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اور جس شخص نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا اس کے بھی گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے

ہیں، اور جس شخص نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا اس کے بھی گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

روزہ دار پر فرض ہے کہ وہ غیبت، چغلی، جھوٹ، گانے سننے اور تمام حرام کاریوں سے بچ کر اپنے روزہ کی حفاظت کرے۔ اور روزہ دار کے لئے کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنا، ذکر واذکار میں مشغول رہنا، صدقہ و خیرات کرنا، اور نیکی کی کوشش کرنا مسنون ہے۔

پانچواں رکن: حج کرنا

بیت اللہ شریف کا حج کرنا اسلام کا رکن ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وللّٰه على النّاس حجّ البيت من استطاع اليه سبيلا ﴾

(آل عمران: ۹۷)

"اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔"

حج اور عمرہ زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔ اور ہر مسلمان، عاقل، بالغ، آزاد اور صاحب استطاعت شخص پر واجب ہے۔ بچے کا حج اور عمرہ صحیح ہے مگر اس سے فریضہ حج ساقط نہ ہوگا۔ بالغ ہونے پر اگر وہ صاحب استطاعت ہے تو دوبارہ حج و

عمرہ کرے گا۔ اسی طرح وہ عورت جس کے ساتھ سفر میں جانے کے لئے کوئی محرم نہ ہوتو احادیث کی روشنی میں اس سے فریضہ حج وعمرہ ساقط ہوجاتا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے عورت کو اکیلا سفر کرنے سے منع کیا ہے۔

حج ایک اسلامی اجتماع ہے، جس میں پوری دنیا کے مسلمان اپنی مختلف جنسیات، مختلف رنگوں اور مختلف زبانوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے ایک ہی لباس پہن کر ایک ہی جگہ پر ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔

اور سب ایک ہی عبادت کرتے ہیں جس میں چھوٹے بڑے، امیر غریب، گورے کالے اور عجم وعرب کی تقسیم کو پاؤں تلے روندتے ہوئے وحدت کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ تمام کے تمام مسلمان ایک ہیں اور برابر ہیں۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ یٰأَیُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ﴾ (الحجرات ۱۳)

''اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک (ہی) مرد وعورت سے پیدا کیا اور اس لئے کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو تمہارے کنبے قبیلے بنا دیئے ہیں، اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔''

حج مقبول کا بدلہ جنت ہے۔ جیسا کہ صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((العمرة الی العمرة كفارة لما بينهما و الحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة))

''ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور حج مقبول کا بدلہ جنت ہے۔''

اور صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((من حج لله فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمه))

''جس شخص نے اللہ کے لئے حج کیا اور فسق وفجور نافرمانی سے بچا رہا تو وہ حج کر کے گناہوں سے پاک ہو کر ایسے ہی لوٹا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو۔''

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

ارکان اسلام کے علاوہ بھی چند ایسے امور ہیں جن کا اسلام نے حکم دیا ہے، جیسے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ﴾ (آل عمران: ۱۱۰)

''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے ہی پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو، اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔''

بعض سلف کا خیال ہے کہ جو شخص اس بہترین امت میں سے ہونا چاہتا ہے، اس کو چاہئیے کہ وہ اس کی شرائط (امر بالمعروف ونہی عن المنکر) پر بھی عمل کرے۔

جہاد فی سبیل اللہ

دوسری اہم ترین چیز جس کا اہتمام مسلمانوں پر واجب ہے، وہ ہے جہاد فی سبیل اللہ۔ کیونکہ جہاد فی سبیل اللہ ہی مسلمانوں کی عزت، اعلائے کلمۃ اللہ اور کافروں سے مسلمانوں کے دفاع کا سبب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا اله الا الله و أن

محمدا رسول الله و يقيموا الصلاة و يؤتوا الزكوٰة فاذا فعلوا ذلك عصموا مني دمآئهم و أموالهم الا بحق الاسلام و حسابهم على الله)) [بخاری، مسلم]

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں کے ساتھ قتال کروں جب تک وہ گواہی نہ دے دیں کہ: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ جب یہ کام کرلیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کرلیا سوائے اسلام کے حق کے، اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔''

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((رأس الأمر الاسلام و عموده الصلاة و ذروة سنامه الجهاد في سبيل الله)) [ترمذی بأسناد صحيح]

''معاملے کی چوٹی اسلام ہے، اس کے ستون نماز ہے اور کوہان کی بلندی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔''

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بیعت خلافت لینے کے فوراً بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

((لايدع قوم الجهاد في سبيل الله الا ضربهم الله بالذل))

''جو قوم جہاد فی سبیل اللہ کو چھوڑ دیتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل و خوار کردیتے ہیں۔''

جہاد فی سبیل اللہ حق کو ثابت کرنے، باطل کو ختم کرنے، اللہ کی شریعت کو دنیا میں نافذ کرنے اور اسلامی ممالک و مسلمانوں کو دشمنوں کی سازشوں سے بچانے کا ذریعہ ہے۔

دین فطرت

دین اسلام دین فطرت ہے جس پر اللہ تعالی نے تمام لوگوں کا پیدا کیا ہے۔ اور پہلے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی یہی دعوت تھی، کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔

ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ ابْرَاهِيمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِيْنَ ☆ اِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ ☆ وَوَصّٰى بِهَا اِبْرَاهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يَا بَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ﴾ (البقرة: ۱۳۰، ۱۳۲)

"دین ابراہیمی سے وہی بے رغبتی کرے گا جو محض بے وقوف ہو، ہم نے تو اسے دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ نیکو کاروں میں سے ہے۔ جب کبھی بھی انہیں ان کے رب نے کہا! فرمانبردار ہو جا! انہوں نے کہا، میں نے رب العالمین کی فرمانبرداری کی۔ اسی کی وصیت ابراہیم اور یعقوب نے اپنی اولاد کو کی، کہ ہمارے بچو! اللہ تعالی نے تمہارے لئے اس دین کو پسند فرما لیا ہے، خبردار! تم مسلمان ہی مرنا۔"

اللہ تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عظیم الشان دین کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ جبکہ تورات وانجیل میں تحریف کے بعد یہود ونصاری جہالت وگمراہی کے اندھیروں میں ڈوبے ہوئے ہیں، اور خواہشات پرست بن چکے ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی نے ان کو کفار قریش کا دوست بنا دیا ہے۔ باوجودیکہ وہ اپنی کتابوں کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ویسے ہی جانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو جانتے ہیں۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُوْنَهُ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآئَهُمْ ﴾

(البقرة: ۱۴۶)

"جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو اسے ایسا پہچانتے ہیں جیسے کوئی اپنے بچوں کو پہچانے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((والذی نفس محمد بیده لا یسمع بی أحد من هذه الأمة یهودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی أرسلت به الا كان من أصحاب النار)) [مسلم]

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔اس امت کا کوئی بھی یہودی یا عیسائی میرے بارے میں سن لینے کے بعد میری لائی ہوئی شریعت پر ایمان لائے بغیر مر گیا تو وہ جہنمی ہے۔"

اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں حالات مستحکم ہوتے ہی اپنے زمانے کے بادشاہوں کی طرف دعوتی خطوط روانہ کئے اور انہیں اسلام کی دعوت دی تا کہ ان کو جہالت وگمراہی کے اندھیروں سے نکال کر اسلام کی روشنی میں لائیں۔

حضرت ربعی بن عامر ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب فارس کے کمانڈر رستم نے ان سے سوال کیا کہ تم کون لوگ ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا:

"ہم ایسی قوم ہیں جنہیں اللہ تعالی نے بندوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلانے والا، دنیا کی مصیبتوں سے نکال کر دنیا وآخرت کی آسائشوں کی طرف اور مختلف مذاہب کے ظلم وستم سے نکال کر اسلام کے عدل کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا ہے۔"

اس عظیم الشان دین نے تمام معاملات کو اس کے جائز مقام پر رکھا ہے، اور تمام لوگوں کو ایک ہی دعوت دی کہ اللہ ایک ہے اور تمام انبیاء ورسل پر ایمان لانا اور ان کی دعوت پر لبیک کہنا ہم پر واجب ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے سلسلہ میں یہود ونصاری دونوں گروہ ہی افراط وتفریط کا شکار ہیں۔ یہود نے انبیاء کرام علیہم السلام کو پہچان لینے کے بعد بھی بعض کو قتل کر دیا اور بعض کو نامناسب صفات سے موصوف کیا جو

کسی عام آدمی کی شان کے بھی لائق نہیں چہ جائیکہ انبیاء کرام کو ان صفات سے متصف کیا جائے۔ جبکہ نصاری نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلو سے کام لیا اور ان کو ثالث ثلاثہ (کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے) بنا دیا۔

دین اسلام نے آکر اس افراط وتفریط کو ختم کیا اور درمیانی راستہ اختیار کیا۔ کہ تمام انبیاء کرام معصوم ہیں اور اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں۔

اُمۃ وسطا

ارشاد باری تعالی ہے۔

﴿ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطاً لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ﴾ (البقرة: ١٤٣)

"ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہو جائیں۔"

اور اللہ تعالی نے اہل کتاب کو غلو سے منع کرتے ہوئے اور اس امت کو ان کے طریقے پر چلنے سے ڈراتے ہوئے فرمایا:

﴿ يَآأَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِي دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ﴾ (النساء: ١٧١)

"اے اہل کتاب! اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ پر بجز حق کے کچھ نہ کہو۔"

حضرت عمر بن خطاب ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لا تطرونی کما أطرت النصاری ابن مریم انما أنا عبد فقولوا عبد اللہ ورسولہ)) [بخاری]

"تم میرے بارے میں غلو مت کرو جیسے نصاری نے ابن مریم کے بارے میں غلو کیا، بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، پس تم کہا کرو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔"

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ایاکم والغلو فی الدین فانما أهلك من كان قبلكم الغلو فی الدين))

"تم دین میں غلو سے بچو! تم سے پہلی قوموں کو دین میں غلو نے ہلاک کر دیا۔"

دین اسلام کی اور بہت ساری خوبیاں ہیں جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا، اور یہ خوبیاں کیوں نہ ہوں؟ کیونکہ یہ اللہ کا دین ہے جو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ حکیم اور دانا ہے۔ پس خیر وہی ہے جس کی طرف نبی کریم ﷺ نے دعوت دی اور اپنی امت کی راہنمائی فرمائی۔ اور شر وہی ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا اور ڈرایا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ما بعث الله من نبي الا كان حقا عليه أن يدل أمته على خير ما يعلمه لهم وينذرهم شر ما يعلمه لهم)) [مسلم]

"اللہ تعالی نے جس بھی نبی کو بھیجا اس پر واجب تھا کہ وہ اپنی امت کو خیر کی طرف راہنمائی کرے اور شر سے ڈرائے۔"

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((انما بعثت لاتمم صالح الاخلاق)) [مسند احمد باسناد صحيح]

"میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔"

خاتمہ

آخر میں یہ کہہ کر میں اپنی بات کو ختم کرتا ہوں کہ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ کفار، مشرکین اور اہل کتاب اپنے مذاہب کو چھوڑ کر فوج در فوج اسلام میں داخل ہو رہے ہیں جو ان کے مذاہب اور من گھڑت فلسفوں کے ناکام ہونے کی دلیل ہے۔ لہذا مسلمانوں، خصوصا دعاۃ پر واجب ہے کہ وہ ان قوموں کے درمیان دین اسلام کی دعوت کو عام کریں۔ کیونکہ انسانیت آج اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آنے کی زیادہ محتاج ہے۔ اور دعوت الی اللہ سے بہترین کوئی کام نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴾ (حمٓ السجدۃ: ۳۳)

''اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔''

میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو خیر کی دعوت دینے والا بنائے، ہمیں دین اسلام کی بصیرت عطا فرمائے اور بصیرت کے ساتھ دعوت دین کی توفیق دے۔ آمین

وصلی اللہ علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم.

يهدى ولا يباع

أوقاف الراجحي
AL RAJHI ENDOWMENT
صالح الراجحي
SALEH AL RAJHI

سلسلة برنامج علمني الإسلام

التعريف بالإسلام ومحاسنه

تأليف سماحة الشيخ
عبدالعزيز بن عبدالله بن باز
- رحمه الله -

ترجمة
حافظ محمد مصطفى راسخ

أردو

طبع على نفقة
إدارة أوقاف صالح عبدالعزيز الراجحي
غفر الله له ولوالديه ولذريته ولجميع المسلمين
www.rajhiawqaf.org